قرآن سے رشتہ جوڑیں



مہم

رجوع إلى القرآن

۱۴ تا ۲۳ / اکتوبر ۲۰۲۲

جماعت اسلامی ہند

9766805294

قرآن سے رشتہ جوڑیں

مہم رجوع الی القرآن

(۱۴ تا ۲۳ر اکتوبر ۲۰۲۲)

جماعت اسلامی ہند

D-321، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

فون نمبر: 011-26951409، 26941401، 26943841

Email:markazjih@gmail.com

Website:jamaateislamihind.rog

نام کتاب : قرآن سے رشتہ جوڑیں
مہم رجوع الی القرآن (۱۴ تا ۲۱ر اکتوبر ۲۰۲۲ء)
مصنف : محی الدین غازی
صفحات : ۳۲
اشاعت : ستمبر ۲۰۲۲ء
ناشر : جماعت اسلامی ہند
D-321، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵
فون نمبر: 26943841، 26941401، 26951409، 011-26951409
Email:markazjih@gmail.com
Website:jamaateislamihind.rog
مطبوعہ : کائزن آفسٹ، اوکھلا-ا، نئی دہلی-۲۰

QUR'AN SE RISHTA JURAIN (Urdu)
Pages: 32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کیا ہے؟

قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ اس آخری ہدایت نامے کے لیے اللہ نے آخری رسول کی حیثیت سے حضرت محمد ﷺ کا انتخاب کیا۔ آپ عرب قوم سے تھے اور آپ کو سب سے پہلے عرب قوم کے سامنے قرآن پیش کرنا تھا، اس لیے قرآن کو فصیح وبلیغ عربی زبان میں اتارا گیا۔ قرآن کی دعوت قبول کرنے والوں نے اپنی ذمے داری ادا کرتے ہوئے اسے پوری دنیا میں پہنچادیا۔ پہلے داعیانِ دین کے ذریعے اور پھر ترجمے کے راستے اللہ کی یہ کتاب دنیا کے تمام علاقوں تک پہنچ گئی اور دنیا کی تمام زبانوں میں منتقل ہوگئی۔ یہ بالکل فطری طریقے پر ہوا۔

قرآن اس دنیا میں انسانوں کے لیے اللہ کی آخری کتاب ہے، اس لیے اسے قیامت تک کے لیے محفوظ کردیا گیا ہے۔ قرآن تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے ہے اس لیے اسے سب کے لیے آسان بنایا گیا ہے۔ قرآن پر ایمان لانے کے لیے انسان کا مطمئن ہونا ضروری ہے اس لیے اسے عقل وقلب کو مطمئن کرنے والے دلائل اور نشانیوں سے آراستہ کردیا گیا ہے۔

قرآن سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں قرآن ان میں دی گئی خبر کا مصداق ہے، وہ ان کے احکام کا ناسخ ہے اور ان پر مہیمن ہے۔ یعنی اب قرآن کی بات ہی آخری بات ہے اور اسے دیگر تمام کتابوں پر فوقیت اور بالادستی حاصل ہے۔ قرآن کو اللہ کے رسول پر تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا گیا اور اس ترتیب کے مطابق نازل کیا گیا جس کا تقاضا اس وقت کے حالات کرتے تھے۔ اس کے بعد اسے اس کی اصلی ترتیب کے مطابق ایک مصحف کی شکل میں جمع کردیا گیا۔ قرآن کی موجودہ ترتیب ہی اس کی اصلی اور ابدی ترتیب ہے۔ قرآن کی آیتوں اور سورتوں میں انوکھی ترتیب اور نظم ہے، اس نظم وترتیب میں قرآن کے بے شمار معارف اور حکمتیں پنہاں ہیں۔

قرآن کی جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں، انھیں مکی سورتیں کہتے ہیں اور جو

سورتیں ہجرت کے بعد نازل ہوئیں انھیں مدنی سورتیں کہتے ہیں۔ دونوں کے مضامین اور اسلوب میں فرق ہے، قرآن کے علم برداروں کے لیے یہ فرق ہمیشہ مفید و کارآمد رہے گا۔

قرآن اللہ کی کتاب ہے، اس کا ثبوت کیا ہے؟

قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ یہ وہ خبر ہے جس کا اعلان قرآن بار بار کرتا ہے، اس خبر کے سچ ہونے کی گواہی اس رسول کی پاک سیرت دیتی ہے جو قرآن لے کر آیا اور جو صادق اور امین تھا۔ اس کی گواہی وہ بہترین امت دیتی ہے جو اس کے ذریعے تیار ہوئی۔ اس کی گواہی وہ عظیم الشان تبدیلیاں دیتی ہیں جو اس کتاب کے نازل ہونے کے بعد انسانوں کی اس دنیا میں رونما ہوئیں۔ ایسی بہت سی شہادتوں کے علاوہ اس کی گواہی خود قرآن دیتا ہے، پورا قرآن۔ قرآن کی خوبیوں اور اس کے کمالات کو قرآنی اعجاز کہتے ہیں۔ یہ خوبیاں اور کمالات اتنے زیادہ ہیں کہ کسی انسانی کلام میں اتنے انواع و اقسام کی خوبیاں اور کمالات جمع ہو ہی نہیں سکتے۔ قرآن مجید کا نظم و ترتیب ہو، اس کا بے مثال صوتی آہنگ ہو، اس کی بے پناہ فصیح و بلیغ عبارت ہو، علم و معرفت میں اس کی یکتائی ہو، اصلاح حال میں اس کی انفرادیت ہو، انسانی مصالح کے حصول میں اس کی بے نظیری ہو، سائنسی اعجاز ہو یا عددی عجائب ہوں، فنی خوبیاں ہوں یا ادبی محاسن ہوں، انسانی فطرت اور نظم کائنات سے اس کی مکمل مطابقت ہو، انسانوں کو درپیش مشکل ترین سوالوں کے تشفی بخش جوابات ہوں، غرض ایک ہی کلام میں اعجاز کے اتنے زیادہ پہلوؤں کا جمع ہوجانا اسے بالیقین خدائی معجزہ اور الٰہی کلام مان لینے پر دل اور عقل دونوں کو مجبور و مطمئن کر دیتا ہے۔ غرض قرآن کے اللہ کی کتاب ہونے کی اصل دلیل اس کا اعجاز ہے اور اس کا اصل اعجاز اس کے اندر اعجاز کے بے شمار پہلوؤں کا جمع ہوجانا ہے۔

قرآن مجید اللہ کی بڑی نشانی ہے

قرآن مجید اپنے آپ میں اللہ کی بہت بڑی نشانی ہے، اپنے کلام الٰہی ہونے کی دلیل خود اس کی ایک ایک آیت ہے۔ اس جیسا کلام نہ کبھی کسی نے پیش کیا ہے اور نہ کبھی پیش کرسکتا ہے، اس کے سامنے بندوں کی یہ بے بسی خود اس کے کلام الٰہی ہونے کی روشن گواہی

ہے۔جس طرح زمین، آسمان، سورج، چاند اور تارے جیسی بڑی بڑی نشانیاں گواہی دیتی ہیں کہ ان کا خالق اللہ کی عظیم ذات ہے، اسی طرح یہ کلام گواہی دیتا ہے کہ یہ عظیم رب کا کلام ہے۔اس کی تلاوت کرتے ہوئے انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ ذوالجلال والاکرام کا کلام پڑھ رہا ہے۔ایک ایک لفظ اللہ کی رحمت وعظمت کے شایان شان۔

قرآن اللہ کا دسترخوان ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کا خوب صورت تعارف کرایا:

> یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے، اس کے دسترخوان پر جس قدر حاضری دے سکو ضرور دو، بلاشبہ یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، چشم کشا روشنی ہے، فائدے سے بھرپور شفا ہے، جو اسے تھام لے اس کے لیے سامان حفاظت ہے، جو اس کی پیروی کرے اس کے لیے وسیلہ نجات ہے، اس میں کہیں غلطی نہیں ہے کہ معذرت خواہی کی ضرورت پڑے، اس میں کہیں ٹیڑھ نہیں ہے جسے درست کرنے کی زحمت اٹھانی پڑے، اس کے انوکھے خزانے کبھی ختم نہیں ہوں گے، اور بار بار پڑھنے سے اس میں بوسیدگی نہیں آئے گی۔ (طبرانی کبیر)

قرآن کے خصوصی امتیازات (مولانا صدرالدین اصلاحیؒ)

۱- قرآن کسی خاص قوم یا خطے کے لیے نہیں، بلکہ پوری دنیا کے لیے نازل کیا گیا ہے، تمام انسان اس کے مخاطب ہیں۔

۲- قرآن ہر طرح سے ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ وہ ایک ایسا دین ہے، ایک ایسی شریعت ہے، فکر وعمل کا ایک ایسا نظام ہے، جس میں انسان کے اعتقادی اور عملی، ظاہری اور باطنی، انفرادی اور اجتماعی، قومی اور بین الاقوامی، غرض زندگی کے ایک ایک شعبہ سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔

۳- قرآنی تعلیمات کا مزاج آفاقی اور بین الانسانی ہے، ان پر کسی خاص زمانے کی،

مخصوص ضرورتوں یا کسی خاص قوم کے مخصوص گروہی تقاضوں کی چھاپ نہیں ہے۔
وہ صرف انسان اور انسانی فطرت کو سامنے رکھتی ہیں۔

۴- یہ اللہ کی آخری کتاب ہے۔

۵- اللہ کی اس کتاب نے پچھلی ساری آسمانی کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے اور اب کوئی دوسری کتاب اللہ کی طرف سے منظور شدہ باقی نہیں رہ گئی ہے۔

۶- قرآن پر ایمان لانا اور اس کی پیروی کرنا نجات کی شرط ہے۔ کوئی شخص بھی اس کا انکار کر کے آخرت میں نامرادی اور ہلاکت سے بچ نہیں سکتا۔

۷- اس وقت صرف یہی ایک ایسی کتاب ہے جو پوری طرح محفوظ رہ گئی ہے۔

۸- اللہ کی بنیادی ہدایت اور اصل دین ہمیشہ سے کیا رہا ہے؟ اس بات کے فیصلے کا غیر مشروط حق صرف قرآن کو حاصل ہے۔

۹- قرآن کے کتابِ الٰہی ہونے کا ثبوت عملاً موجود حقیقتوں اور ہر آن تازہ شہادتوں پر قائم ہے، ماضی کے کچھ واقعات کا اور نقل و روایت کا محتاج نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اپنے کتابِ الٰہی ہونے کا ثبوت بھی خود ہی ہے۔

(قرآن مجید کا تعارف، اختصار کے ساتھ)

قرآن کی خاص خوبیاں

قرآن کی خاص خوبیاں خود قرآن میں بیان کر دی گئی ہیں۔ ان خوبیوں سے جہاں قرآن کے مقام و مرتبے کا علم ہوتا ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن سے فائدہ اٹھانے والوں پر ان خوبیوں کا کیا عکس پڑنا چاہیے۔ ان خوبیوں کو اس پہلو سے بھی دیکھنا مفید ہوگا کہ اسلام کی دعوت کو ان خوبیوں سے ضرور مالا مال ہونا چاہیے۔

قرآن احسن الحدیث ہے

اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا ۔ (الزمر: ۲۳)

''اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں۔''

قرآن کو احسن الحدیث یعنی بہترین بات کہا گیا ہے۔ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ اعلیٰ درجے کا یہ حسن پورے قرآن مجید میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔قرآن مجید کے سائے میں جو انسان تیار ہوتا ہے وہ احسن انسان ہوتا ہے اور جو سماج تیار ہوتا ہے وہ احسن سماج ہوتا ہے، اسی طرح جو نظام وجود میں آتا ہے وہ بہترین نظام ہوتا ہے۔

قرآن عظیم ہے

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ۔ (الحجر:۸۷)

''ہم نے تم کو سات مثانی اور قرآن عظیم عطا کیے۔''

اسے عظیم ہستی نے نازل کیا۔اس کے لیے عظیم ترین انسان کا انتخاب کیا۔جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رہنمائی قبول کی انھیں عظمت عطا ہوئی۔اس کی تعلیمات عظیم فرد اور عظیم معاشرہ بنانے والی ہیں۔اس میں کوئی بات عظمت کے منافی نہیں ہے، اس کی تعلیمات فکر و کردار کی عظمت میں اضافہ کرنے والی ہیں۔

قرآن کریم ہے

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ۔ (الواقعۃ:۷۷)

''بے شک یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔''

نہایت عمدہ اخلاق والے کو عربی میں کریم کہتے ہیں۔قرآن عمدہ اخلاق کا سرچشمہ ہے۔قرآن سے اخلاق سیکھنے والے اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہوتے ہیں۔کرم کا مطلب جود وسخا بھی ہوتا ہے، جود وسخا ہی تمام عمدہ اخلاق کی شاہ کلید ہے۔قرآن کریم اللہ کے کرم کی حسین جلوہ گاہ ہے، اس کی تعلیمات سخی اور کریم انسان تیار کرتی ہیں۔

قرآن نور ہے

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا۔ (التغابن:۸)

''ایمان لاؤ اللہ پر، اور اُس کے رسول پر، اور اُس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔''

یہ کتاب جو راستہ دکھاتی ہے وہ روشن اور ہموار ہے، کہیں ذرا سا اندھیرا یا ناہمواری نہیں ہے۔ روشن راستہ دکھانے والی قرآن کی تعلیمات خود بھی روشن اور واضح ہیں۔ اس کے راستے پر چلنے والا انسان روشن راستے پر روشن منزل کی طرف جاتا ہے اور اس کے پاس لوگوں کو روشنی دکھانے کا پورا سامان ہوتا ہے۔

قرآن مبین اور بیان ہے

تِلۡكَ آيَاتُ الۡكِتَابِ الۡمُبِينِ۔ (الشعراء:۲)

”یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔“

قرآن اپنی بات خود سمجھاتا ہے۔ قرآن اللہ کی منشا کو صاف صاف بتاتا ہے۔ قرآن کا بیانیہ بالکل واضح، بہت طاقت ور اور اثر انگیز ہے۔ قرآنی آیتوں کی ایسی تاویلوں سے اجتناب ضروری ہے جو قرآن کے بیانیے کو مبہم اور پیچیدہ بنانے والی ہوں۔

قرآن حکیم ہے

تِلۡكَ آيَاتُ الۡكِتَابِ الۡحَكِيمِ۔ (یونس:۱)

”یہ اُس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت و دانش سے لبریز ہے۔“

حکیم ہستی نے اسے حکمت سے معمور کر کے نازل کیا ہے، اس کا ہر حکم اپنے اندر حکمت رکھتا ہے۔ اور اس سے تعلق رکھنے والے کو حکمتوں کی بے بہا دولت نصیب ہوتی ہے۔

قرآن مجید ہے

بَلۡ هُوَ قُرۡآنٌ مَّجِيدٌ۔ (البروج:۲۱)

”بلکہ یہ بڑے مرتبہ کا کلام ہے۔“

اس کلام کے اندر بلندی ہے، کہیں ذرا سی بھی پستی نہیں ہے۔ یہ بلند ہستی کا کلام ہے، اور بلندیوں کے راستے دکھانے والا کلام ہے۔ اسے تھامنے والا کبھی کسی پستی میں نہیں گر سکتا۔

قرآن مبارک ہے

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ۔ (ص:۲۹)

"یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل وفکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔"

قرآن برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ زندگی کو بابرکت بنانے والی کتاب ہے۔ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا سراغ اسی کتاب میں ہے۔

قرآن عزیز ہے

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ۔ (فصلت:۴۱)

"حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست کتاب ہے۔"

یہ قوت والی زبردست کتاب ہے۔ باطل اس سے ٹکرا کر پاش پاش ہوجاتا ہے۔ اسے مضبوطی سے تھامنے والوں کو غیر معمولی قوت حاصل ہوتی ہے۔

قرآن رحمت ہے

وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔ (الاعراف:۲۰۳)

"اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو اسے قبول کریں۔"

قرآن کی ہر سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہوئے رحمن اور رحیم کا ورد یہ حقیقت یاد دلاتا ہے کہ قرآن اللہ کی رحمت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ اللہ کی تمام رحمتوں کی شاہ کلید قرآن ہے۔ قرآن سے دور ہونے والا حقیقت میں اللہ کی تمام رحمتوں سے محروم ہوجاتا ہے اور اللہ کی رحمتوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی اپنے لیے بدنصیبیوں کا انتظام کرتا ہے۔

قرآن بصائر ہے

هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ۔ (الاعراف:۲۰۳)

"یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے۔"

قرآن کی ہر آیت بصیرت افروز ہے، قرآن انسان کے قلب کو بصیرتوں سے مالا مال کردیتا ہے، قرآن کی آیتوں کو دل میں بسا لینے والا زندگی کے ہر موقع پر بصیرت سے کام لیتا ہے۔

قرآن ہدیٰ ہے

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ (البقرۃ:۲)

''ہدایت ہے اُن پرہیزگار لوگوں کے لیے۔''

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ۔ (الاسراء:۹)

''حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔''

وہ اس راستے کی رہنمائی کرتا ہے جو بالکل صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں، علم کے ہر شعبے میں، نظم زندگی کے ہر پہلو میں ہدایت اور گم راہی کا فرق قرآن کی روشنی میں معلوم کیا جاسکتا ہے۔

قرآن علم ہے

الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ۔ (البقرۃ:۱۲۰)

''جو علم تمہارے پاس آیا ہے۔''

اللهُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ (النساء:۱۱۳)

''اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تم کو وہ کچھ علم دیا ہے جو تمہیں معلوم نہ تھا۔''

قرآن سے انسان کو وہ کچھ معلوم ہوتا ہے، جو اسے قرآن کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا۔ جو کچھ انسان کو از خود معلوم ہوسکتا ہے وہ قرآن کا اصل موضوع نہیں ہے۔ قرآن کا اصل موضوع وہ ہے جو انسان کو خود معلوم نہیں ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی دسترس والے علوم کے سلسلے میں بھی قرآن میں طاقتور تحریک اور رہنما اصول موجود ہیں۔

قرآن فرقان ہے

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔ (الفرقان:۱)

''نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تا کہ سارے جہان والوں کے لیے نذیر ہو۔''

قرآن کی روشنی کے ہوتے ہوئے حق اور باطل گڈ مڈ نہیں ہو سکتے ہیں۔قرآن پر ایمان رکھنے والے باطل سے اتنے ہی فاصلے پر رہتے ہیں جتنا فاصلہ قرآن حق اور باطل کے بیچ بتاتا ہے۔

قرآن ذکر، ذکری اور تذکرہ ہے

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ۔ (عبس:۱۱)

''آگاہ ہو جاؤ، یہ ایک یاد دہانی ہے۔''

قرآن اپنے وابستگان کو کبھی غافل نہیں ہونے دیتا ہے۔قرآن کے حاملین ذاکر یعنی یاد کرنے والے اور مذکر یعنی یاد دلانے والے ہوتے ہیں۔

قرآن بشریٰ ہے

هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ۔

''ہدایت اور بشارت ہے ایمان لانے والوں کے لیے۔''

وہ اپنے پیروکاروں کو بہترین انجام اور روشن ترین مستقبل کی نوید سناتا ہے۔قرآن کے پیروکار بھی اپنی دعوت میں بشارت کے پہلو کو غالب رکھتے ہیں۔

قرآن نذیر ہے

هَٰذَا نَذِيرٌ۔ (النجم:۵۶)

''یہ ایک تنبیہ ہے۔''

قرآن انسان کو کسی خوش فہمی میں رکھنے کے بجائے اسے کھلے طور سے خبردار کر دیتا ہے۔ غلط کام کرنے اور غلط راستوں پر چلنے والوں کا انجام کیا ہوگا، قرآن بغیر کسی لاگ لپیٹ کے بتاتا ہے۔

قرآن موعظہ ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ۔ (یونس:۵۷)

"لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔"

قرآن کی ہر آیت انسان کے لیے نصیحت ہے، اور ایک ایک آیت پوری زندگی کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

قرآن شفا ہے

وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ۔ (یونس:۵۷)

"اور دلوں کی بیماریوں کی شفا۔"

قرآن انسان کی ان مہلک اور لاغر کردینے والی بیماریوں کی نشان دہی اور علاج کرتا ہے جو انسان کے دل و دماغ اور اس کی روح کو لاحق ہوتی ہیں، اور انسان ان کا علاج تو درکنار ان کی تشخیص بھی نہیں کر پاتا ہے۔

قرآن روح ہے

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا۔ (الشوریٰ:۵۲)

"اور اسی طرح (اے محمدؐ) ہم نے اپنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے۔"

قرآن انسان کو زندہ کردینے والا کلام ہے۔ قرآن انسان کی روح کو زندگی اور غذا دیتا ہے، وہ انسان کے باطن کو پروان چڑھاتا ہے اور اس کی روحانی تکمیل کرتا ہے اور اس طرح اسے مادی دنیا سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کے لائق بناتا ہے۔

قرآن کے ان اوصاف کو سامنے رکھ کر اس کتاب کے مقام و منصب اور اس کی قدر و منزلت کا اچھی طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ان اوصاف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پر صحیح معنوں میں ایمان لانے اور اس سے تعلق قائم کرنے سے زندگی میں کتنی بڑی تبدیلیاں آسکتی ہیں اور قرآن کے مشن کو لے کر اٹھنے والوں کی شخصیت میں قرآن کیا اوصاف دیکھنا چاہتا ہے۔

قرآن مجید کے حقوق

قرآن مجید نے اپنے تمام حقوق خود ہی تاکید کے ساتھ بیان کردیے ہیں، یہاں اہم ترین قرآنی حقوق کا تذکرہ کیا جاتا ہے، خاص بات یہ ہے کہ یہ تمام حقوق ہر مسلمان پر عائد ہوتے ہیں، یعنی ان کی حیثیت فرض عین کی ہے، فرض کفایہ کی نہیں ہے۔

ایمان بالقرآن

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِی نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ۔ (النساء:۱۳۶)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے۔''

قرآن سب سے زیادہ ایمان کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن کی ہر بات پر ایمان لانا دراصل اللہ کی ہر بات پر ایمان لانا ہے، کیونکہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ قرآن کی ہر خبر پر پورا یقین کرنا ضروری ہے۔ اس یقین کے بغیر قرآن سے ہدایت حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ ہدایت کی پہلی منزل پر پہنچ کر ایمان کی دولت حاصل ہوتی ہے اور اس کے بعد ہدایت کی تمام منزلیں ایمان والوں کے نصیب میں ہوتی ہیں۔ ایمان بالقرآن کا ایک تقاضا یہ ہے کہ کسی گمان کو اس کے مدمقابل کھڑا نہ کیا جائے۔ ایمان بالقرآن کا تقاضا یہ بھی ہے کہ قرآن کی کسی بات کے وزن کو کم نہ کیا جائے۔

تعظیم القرآن

قرآن کی تعظیم کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ نے قرآن کو ان صفات سے آراستہ کیا جو اسے بہت عظیم قرار دیتی ہیں۔ جیسے کریم، عظیم، مجید اور علی حکیم۔ قرآن کی تعظیم اس سے استفادے کی ضروری شرط ہے۔ تعظیم کا تقاضا یہ بھی ہے کہ کسی بھی دوسری چیز کو اس کے برابر یا اس سے زیادہ معتبر اور اس سے زیادہ قابل لحاظ نہ مانا جائے۔ کسی دلیل کو اس کی دلیل سے طاقتور اور کسی فیصلے کو اس کے فیصلے سے زیادہ درست نہ سمجھا جائے۔ قرآن پڑھتے ہوئے اللہ کی

عظمت کا ادراک بھی ہوتا ہے اور قرآن کی عظمت کا ادراک بھی ہوتا ہے۔ تعظیم القرآن کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن کی کسی آیت کی ایسی تفسیر نہ کی جائے جو قرآن کے شایان شان نہ ہو۔

تلاوت القرآن

أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ. (النمل:۹۱،۹۲)

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں۔''

أُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ. (العنکبوت:۴۵)

''تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے۔''

قرآن کا مطلب ہی بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہوتا ہے۔ وحی کی ابتدا اقرأ سے ہوئی اور پھر قرأت وتلاوت کا تذکرہ بار بار ہوتا رہا۔ قرآن مجید کو تلاوت کے لیے ساز گار بنا کر اتارا گیا ہے۔ اس میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو کسی کتاب کی تلاوت کا محرک بن سکتی ہیں۔ اس کی عبارت آسان ہے، اس کا لہجہ متاثر کرنے والا ہے، اس کے اندر صوتی جمال ہے، منظر کی عکاسی ہے، بے پناہ کشش اور جاذبیت ہے۔ اس کتاب سے ہر انسان کسی واسطے کے بغیر خود فائدہ اٹھائے، اس کے لیے اس کی تلاوت کو ہر انسان کے اوپر لازم کر دیا گیا ہے۔ ورنہ مذہبی کتابوں کے سلسلے میں عام تصور یہ رہا ہے کہ اس کی تلاوت اس مذہب کے علما ہی کر سکتے ہیں۔ تلاوت کی ایک عملی صورت یہ ہے کہ خود پڑھا جائے اور تلاوت کی دوسری عملی صورت یہ ہے کہ دوسروں کو پڑھ کر سنایا جائے۔ قرآن مجید میں تلاوت کی دونوں صورتوں کا کثرت سے تذکرہ ہے۔ عربی زبان نہیں جاننے والوں کے لیے تلاوت میں یہ بات شامل ہے کہ اس کا ترجمہ بھی ساتھ میں پڑھا جائے۔ خود پڑھیں تو بھی ترجمے کے ساتھ پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں تو بھی ترجمے کے ساتھ سنائیں۔

استماع الی القرآن

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا. (الاعراف:۲۰۴)

''جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو۔''

قرآن مجید کو غور سے سننا مطلوب ہے۔ کوئی دوسرا تلاوت کر کے سنائے یا آپ خود تلاوت کریں، ہر دو صورت میں کان دھرنا مطلوب ہے۔ جب آپ کسی کلام کو توجہ سے سنتے ہیں، تبھی وہ دل میں راہ بناتا ہے۔ ایسا بہت ہوتا ہے کہ آپ کچھ پڑھتے یا بولتے ہیں مگر آپ اسے سنتے نہیں ہیں۔

فقہ القرآن

قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ۔ (الانعام:۹۸)

''سمجھنے والوں کے لیے ہم نے (اپنی) آیتیں کھول کھول کر بیان کردی ہیں۔''

قرآن کی ہر ہر بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا مطلوب ہے۔ قرآن کی سمجھ کر خواندگی کرنا ضروری ہے، مگر کافی نہیں ہے۔ اصل مطلوب یہ ہے کہ قرآن میں جو باتیں کہی گئی ہیں انھیں اچھی طرح سمجھا جائے۔ اس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ شروع سے نیت صرف قرآن پڑھنے کی نہیں، بلکہ قرآن سمجھنے کی ہو۔

تدبر القرآن

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ۔ (ص:۲۹)

''یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمھاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں۔''

قرآن مجید کی آیتوں پر غور وفکر کرنا اور اس میں موجود حکمت و ہدایت تک رسائی حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

قرآن مجید واضح کلام ہے، آسانی سے فوراً سمجھ میں آجاتا ہے، ساتھ ہی اس کے اندر بہت گہرائی بھی ہے، اس گہرائی میں علوم ومعارف کے خزانے ہیں، ان خزانوں تک پہنچنے کے لیے مسلسل تدبر اور گہرا غور وفکر ضروری ہے۔

تذکر بالقرآن

وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ۔ (ص:۲۹)

''اور صاحب عقل اس سے یاددہانی حاصل کریں۔''

قرآن مجید کو ذکری اور تذکرہ کہا گیا ہے، یہ بھولے ہوئے اسباق یاد دلاتا ہے۔ بھولنا فرد اور اجتماعیت دونوں کی بہت بڑی کمزوری ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح و خسران کے سلسلے میں افراد اپنی مختصر زندگی میں جو کچھ بھول جائیں اور قومیں اپنی طویل زندگی میں جو کچھ فراموش کردیں، اسے قرآن کے ذریعے سے یاد کرنا اور ایک دوسرے کو یاد دلانا قرآن سے تعلق کا ایک اہم پہلو ہے۔

رجوع الی القرآن

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ (النساء:۵۹)

''اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

قرآن کی طرف بار بار رجوع کرنا یہ جاننے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کی کہیں خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی ہے۔ زندگی کے ہر موقع پر اللہ کی منشا کو جاننے کا ذریعہ قرآن مجید ہے۔ اور اسی لیے رجوع الی القرآن ایک مسلسل عمل ہے۔ آپس میں اختلاف ہو جائے تو بھی قرآن وسنت کی طرف رجوع ہی اس کے تصفیے کی بہترین شکل ہے۔

تزکیہ بالقرآن

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ۔ (الجمعۃ:۲)

''جو اُنھیں اُس کی آیات سناتا ہے اور اُن کی زندگی سنوارتا ہے۔''

حقیقی کامیابی کے لیے اپنا تزکیہ ضروری ہے۔ اپنی شخصیت کو پاکیزہ بنانا، اسے سنوارنا اور نکھارنا، اسے ترقی دینا اور کمال کی طرف لے جانا انسان پر اپنی ذات کا سب سے بڑا حق ہے اور اسے انجام دینے کا بہترین ذریعہ قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید میں تزکیہ کا مکمل انتظام ہے۔ اس انتظام سے بے نیاز ہو کر انسان تزکیہ کی منزل سر نہیں کر سکتا ہے۔

اللہ کی اطاعت براہ قرآن

قرآن مجید میں جہاں بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم آیا ہے وہ دراصل

قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے کا حکم ہے۔ اللہ نے رسول کے ذریعہ قرآن بھیجا، رسول نے قرآن پہنچایا اور قرآن سے استنباط کرنے اور زندگی پر قرآن کو منطبق کرنے کا طریقہ بتایا، جسے سنت کہتے ہیں۔ پس اللہ اور رسول کی اطاعت قرآن وسنت کی پیروی ہی سے ہو سکتی ہے۔

تمسیک بالقرآن

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ۔ (الاعراف:١٧٠)

''اور جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں تو ہم مصلحین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''

تمسیک کا مطلب مضبوطی سے پکڑنا ہوتا ہے۔ قرآن سے بہت مضبوط تعلق مطلوب ہے۔ انسان کی زندگی میں قدم قدم پر شیطانی قوتیں اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اگر پکڑ مضبوط نہ ہو تو کبھی بھی قرآن سے اس کا رشتہ ٹوٹ سکتا ہے۔

دعوت الی القرآن

يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ۔ (آل عمران:٢٣)

''ان کو اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دی جاتی ہے تا کہ ان کے درمیان وہ فیصلہ کرے۔''

دین کی طرف دعوت دینا اصل میں قرآن کی طرف دعوت دینا ہے۔ قرآن ایک مکمل دعوت ہے، اس دعوت کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دینا اور اس کے کسی ایک حصے کی دعوت نہ دینا قرآن کی بڑی حق تلفی ہے۔ توحید، رسالت، آخرت، ایمان، اسلام، تقوی، احسان، غرض دین کے ہر اس حصے کی دعوت دینا ضروری ہے جس کی قرآن میں دعوت دی گئی ہے اور اسی تفصیل کے ساتھ دعوت دینا ضروری ہے جو تفصیل قرآن میں دی گئی ہے۔

اقامت القرآن

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ۔ (المائدہ:٦٦)

''اور اگر وہ تورات اور انجیل اور اس چیز کو قائم کرتے جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اتاری گئی ہے۔''

قرآن کتابِ ایمان بھی ہے اور کتابِ عمل بھی ہے۔ لازم ہے کہ قرآن کا ہر حکم، اس کی ہر تعلیم اور اس میں مذکور اقدار کا پورا نظام ایمان کا حصہ بن جائے اور عملی پیکر میں نظر آجائے۔ یہ قرآن کی اقامت ہے اور یہی اقامت دین ہے۔ اقامت دین کے جامع تصور کے حق میں سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ اقامت القرآن کا حتمی نتیجہ ہے۔ قرآن میں مذکور سزاؤں کا نفاذ ہی اقامت القرآن نہیں ہے، قرآن میں مذکور سارے احکام اور تمام اخلاق واقدار پوری انسانی زندگی میں عملی روپ اختیار کرلیں یہ اقامت القرآن کا اہم پہلو ہے۔

جہاد بالقرآن

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا۔ (الفرقان:۵۲)

''تم ان منکروں کی بات نہ مانو اور اس کے ذریعے سے ان سے پورا پورا جہاد کرو۔''

تمام تر مخالفتوں اور رکاوٹوں کے باوجود قرآن کی دعوت پیش کی جائے، قرآن سے دلائل لے کر باطل پر تابڑ توڑ حملے کیے جائیں اور باطل کی طرف سے ہونے والے ہر حملے کا جواب دینے کے لیے قرآنی دلائل کو ڈھال بنایا جائے، غرض پوری دنیا میں باطل کے خلاف معرکہ برپا کردیا جائے جس میں سارا ساز وسامان قرآن سے حاصل کیا جائے، یہ جہاد بالقرآن ہے اور یہ وہ جہاد ہے جو ہر حال میں کرتے رہنا ہے۔

فہم قرآن کے لیے خود کو اندر سے تیار کریں (مولانا امین احسن اصلاحیؒ)

فہم قرآن کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ آدمی اپنے دل کے رخ کو صحیح رکھے۔ اگر دل کا رخ صحیح نہ ہو تو ہر چیز بالکل بے سود ہو کے رہ جاتی ہے۔

نیت کو پاکیزہ کریں

یعنی آدمی قرآن مجید کو صرف طلب ہدایت کے لیے پڑھے، کسی اور غرض کو سامنے رکھ کے نہ پڑھے۔ اگر طلبِ ہدایت کے سوا کوئی اور غرض ہوگی تو وہ نہ صرف قرآن ہی سے

محروم رہے گا بلکہ اندیشہ اس بات کا بھی ہے کہ قرآن سے جتنا دور وہ اب تک رہا ہے اس سے بھی کچھ زیادہ دور ہٹ جائے۔

قرآن کو ایک برتر کلام مانیں

اگر دل میں قرآن مجید کی عظمت واہمیت نہ ہو تو آدمی اس کے سمجھنے اور اس سے حقائق ومعارف دریافت کرنے پر وہ محنت صرف نہیں کرسکتا جو اس کے خزانوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے۔

قرآن کے تقاضوں کے مطابق بدلنے کا عزم کریں

ایک شخص جب قرآن مجید کو گہری نگاہ سے پڑھتا ہے تو وہ ہر قدم پر یہ محسوس کرتا ہے کہ قرآن کے تقاضے اور مطالبے اس کی اپنی خواہشوں اور چاہتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کے تصورات ونظریات بھی قرآن سے بیشتر الگ ہیں اور اس کے معاملات وتعلقات بھی قرآن کے مقرر کردہ حدود سے ہٹے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے باطن کو بھی قرآن سے دور پاتا ہے اور اپنے ظاہر کو بھی اس سے بالکل منحرف دیکھتا ہے۔ اس فرق واختلاف کو محسوس کر کے ایک صاحب عزم اور حق طلب آدمی یہ فیصلہ کرتا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو میں اپنے آپ کو تا حدّ امکان قرآن کے مطالبات کے مطابق بنانے کی کوشش کروں گا۔

دماغ پر بندھی پٹی کھولیں

دنیا کی شاید ہی کوئی کتاب ہو جس نے قرآن حکیم سے زیادہ اس بات پر زور دیا ہو کہ اس کا حقیقی فائدہ صرف اسی صورت میں حاصل کیا جاسکتا ہے جب اس کو پورے غور وتدبر کے ساتھ پڑھا جائے۔ لیکن عجیب ماجرا ہے کہ یہی ایک کتاب ہے جو ہمیشہ آنکھ بند کر کے پڑھی جاتی ہے۔ معمولی سے معمولی کتاب بھی پڑھنے کے لیے لوگ کھولتے ہیں تو اس کے لیے سب سے پہلے اپنے دماغ کو حاضر کرتے ہیں لیکن قرآن کے ساتھ لوگوں کی یہ انوکھی روش ہے کہ جب اس کو پڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو بالعموم سب سے پہلے اپنے دماغ پر پٹی باندھ لیتے ہیں۔

اللہ سے رہنمائی کی دعا کرتے رہیں

قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ جہاں کہیں کوئی مشکل پیش آئے، آدمی بددل اور مایوس ہونے یا قرآن مجید سے بدگمان یا اس پر معترض ہونے کے بجائے اپنی الجھن کو اپنے رب کے سامنے پیش کرے اور اسی سے مدد اور رہنمائی کا طلب گار ہو۔

(مقدمہ تدبر قرآن، امین احسن اصلاحیؒ، اختصار کے ساتھ)

قرآن فہمی کا سفر (مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

کوئی شخص چاہے قرآن پر ایمان رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، بہر حال اگر وہ اس کتاب کو فی الواقع سمجھنا چاہتا ہے تو اولین کام اسے یہ کرنا چاہیے کہ اپنے ذہن کو پہلے سے قائم کیے ہوئے تصورات اور نظریات سے، اور موافقانہ یا مخالفانہ اغراض سے جس حد تک ممکن ہو خالی کر لے اور سمجھنے کا خالص مقصد لے کر کھلے دل سے اس کو پڑھنا شروع کرے۔ جو لوگ چند مخصوص قسم کے خیالات ذہن میں لے کر اس کتاب کو پڑھتے ہیں، وہ اس کی سطروں کے درمیان اپنے ہی خیالات پڑھتے چلے جاتے ہیں، قرآن کی ان کو ہوا بھی نہیں لگنے پاتی۔ یہ طریق مطالعہ کسی کتاب کو پڑھنے کے لیے بھی صحیح نہیں ہے، مگر خصوصیت کے ساتھ قرآن تو اس طرز کے پڑھنے والوں کے لیے اپنے معانی کے دروازے کھولتا ہی نہیں۔

پھر جو شخص محض سرسری سی واقفیت چاہتا ہو، اس کے لیے تو شاید ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہو جائے، لیکن جو اس کی گہرائیوں میں اترنا چاہے اس کے لیے دو چار دفعہ کا پڑھنا بھی کافی نہیں ہو سکتا۔ اس کو بار بار پڑھنا چاہیے، ہر مرتبہ ایک خاص ڈھنگ سے پڑھنا چاہیے اور ایک طالب علم کی طرح پنسل اور کاپی ساتھ لے کر بیٹھنا چاہیے، تا کہ ضروری نکات نوٹ کرتا جائے۔ اس طرح جو لوگ پڑھنے پر آمادہ ہوں، ان کو کم از کم دو مرتبہ پورے قرآن کو صرف اس غرض کے لیے پڑھنا چاہیے کہ ان کے سامنے وہ پورا نظامِ فکر و عمل آجائے جسے یہ کتاب پیش کرنا چاہتی ہے۔ اس ابتدائی مطالعے کے دوران وہ قرآن کے پورے منظر پر ایک جامع نظر حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ دیکھتے جائیں کہ یہ کتاب کیا بنیادی تصورات پیش کرتی ہے اور پھر ان

تصورات پر کس قسم کا نظامِ زندگی تعمیر کرتی ہے۔ اس اثنا میں اگر کسی مقام پر کوئی سوال ذہن میں کھٹکے تو اس پر وہیں اسی وقت کوئی فیصلہ نہ کر بیٹھیں بلکہ اسے نوٹ کر لیں اور صبر کے ساتھ آگے مطالعہ جاری رکھیں۔ اغلب یہ ہے کہ آگے کہیں نہ کہیں انھیں اس کا جواب مل جائے گا۔ اگر جواب مل جائے تو اپنے سوال کے ساتھ اسے نوٹ کر لیں۔ لیکن اگر پہلے مطالعے کے دوران میں انھیں اپنے کسی سوال کا جواب نہ ملے تو صبر کے ساتھ دوسری بار پڑھیں۔ میں اپنے تجربے کی بنا پر یہ کہتا ہوں کہ دوسری بار کے غائر مطالعے میں شاذ و نادر ہی کوئی سوال جواب طلب باقی رہ جاتا ہے۔

اس طرح قرآن پر ایک جامع نظر حاصل کر لینے کے بعد تفصیلی مطالعے کی ابتدا کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں ناظر کو تعلیماتِ قرآن کا ایک ایک پہلو ذہن نشین کر کے نوٹ کرتے جانا چاہیے۔ مثلاً وہ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرے کہ انسانیت کا کون سا نمونہ ہے جسے قرآن پسندیدہ قرار دیتا ہے اور کس نمونے کے انسان اس کے نزدیک مبغوض و مردود ہیں۔ اس مضمون کو اچھی طرح اپنی گرفت میں لانے کے لیے اس کو چاہیے کہ اپنی کاپی پر ایک طرف ''پسندیدہ انسان'' اور دوسری طرف ''ناپسندیدہ انسان'' کی خصوصیات آمنے سامنے نوٹ کرتا چلا جائے۔ اسی طرح عقائد، اخلاق، حقوق، فرائض، معاشرت، تمدن، معیشت، سیاست، قانون، نظمِ جماعت، صلح، جنگ اور دوسرے مسائل زندگی میں سے ایک ایک کے متعلق قرآن کی ہدایات کو آدمی نوٹ کرتا چلا جائے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرے کہ ان میں سے ہر ہر شعبے کی مجموعی شکل کیا بنتی ہے اور پھر ان سب کو ملا کر جوڑ دینے سے پورا نقشہ زندگی کس قسم کا بنتا ہے۔

پھر جب آدمی زندگی کے کسی خاص مسئلے کے بارے میں تحقیق کرنا چاہے کہ قرآن کا نقطہ نظر اس کے متعلق کیا ہے، تو اس کے لیے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے وہ اس مسئلے کے متعلق قدیم و جدید لٹریچر کا گہرا مطالعہ کر کے واضح طور پر یہ معلوم کر لے کہ اس مسئلے کے بنیادی نکات کیا ہیں، انسان نے اب تک اس پر کیا سوچا اور سمجھا ہے، کیا امور اس میں تصفیہ طلب ہیں اور کہاں جا کر انسانی فکر کی گاڑی اٹک جاتی ہے۔ اس کے بعد انہی تصفیہ طلب مسائل کو نگاہ میں رکھ کر آدمی کو قرآن کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میرا تجربہ ہے کہ اس طرح جب آدمی کسی مسئلے کی تحقیق کے لیے قرآن پڑھنے بیٹھتا ہے تو اسے ایسی ایسی آیتوں میں اپنے سوالات کا جواب ملتا ہے

جنھیں وہ اس سے پہلے بیسیوں مرتبہ پڑھ چکا ہوتا ہے اور کبھی اس کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ یہاں یہ مضمون چھپا ہوا ہے۔

لیکن فہم قرآن کی ان ساری تدبیروں کے باوجود آدمی قرآن کی روح سے پوری طرح آشنا نہیں ہونے پاتا جب تک کہ عملاً وہ سارے کام نہ کرے جس کے لیے قرآن آیا ہے۔ یہ محض نظریات اور خیالات کی کتاب نہیں ہے کہ آپ آرام کرسی پر بیٹھ کر اسے پڑھیں اور اس کی ساری باتیں سمجھ جائیں۔ یہ دنیا کے عام تصور مذہب کے مطابق ایک نری مذہبی کتاب بھی نہیں ہے کہ مدرسے اور خانقاہ میں اس کے سارے رموز حل کر لیے جائیں۔ اسے تو پوری طرح آپ اسی وقت سمجھ سکتے ہیں جب اسے لے کر اٹھیں اور دعوت الی اللہ کا کام شروع کریں اور جس جس طرح یہ کتاب ہدایت دیتی جائے اس طرح قدم اٹھاتے چلے جائیں۔ تب وہ سارے تجربات آپ کو پیش آئیں گے جو نزول قرآن کے وقت پیش آئے تھے۔ مکے اور حبش اور طائف کی منزلیں بھی آپ دیکھیں گے اور بدر واحد سے لے کر حنین اور تبوک تک کے مراحل بھی آپ کے سامنے آئیں گے۔ ابوجہل اور ابولہب سے بھی آپ کو واسطہ پڑے گا، منافقین اور یہود بھی آپ کو ملیں گے اور سابقین اولین سے لے کر مؤلفۃ القلوب تک سبھی طرح کے انسانی نمونے آپ دیکھ بھی لیں گے اور برت بھی لیں گے۔ یہ ایک اور ہی قسم کا ''سلوک'' ہے، جس کو میں ''سلوکِ قرآنی'' کہتا ہوں۔ اس سلوک کی شان یہ ہے کہ اس کی جس جس منزل سے آپ گزرتے جائیں گے، قرآن کی کچھ آیتیں اور سورتیں خود سامنے آ کر آپ کو بتاتی چلی جائیں گی کہ وہ اسی منزل میں اتری تھیں اور یہ ہدایت لے کر آئی تھیں۔ اس وقت یہ تو ممکن ہے کہ لغت اور نحو اور معانی اور بیان کے کچھ نکات سالک کی نگاہ سے چھپے رہ جائیں، لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ قرآن اپنی روح کو اس کے سامنے بے نقاب کرنے سے بخل برت جائے۔

پھر اسی کلیے کے مطابق قرآن کے احکام، اس کی اخلاقی تعلیمات، اس کی معاشی اور تمدنی ہدایات اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں اس کے بتائے ہوئے اصول وقوانین آدمی کی سمجھ میں اس وقت تک آ ہی نہیں سکتے جب تک کہ وہ عملاً ان کو برت کر نہ دیکھے۔

(مقدمہ تفہیم القرآن، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، اختصار کے ساتھ)

قرآن فہمی کے عمومی اصول (خرم مرادؒ)

زندہ حقیقت کے طور پر سمجھئے

قرآن کے ہر لفظ کو اس طرح سمجھئے کہ جیسے یہ آج نازل کیا جارہا ہے۔ اس کو آج کے جدید دور کے لیے اتنی ہی متعلق اور زندہ کتاب سمجھئے جتنی یہ چودہ صدی پہلے اس وقت تھی جب نازل کی گئی تھی۔ یہ بھی سمجھئے کہ قرآن کے ہر پیغام کا خطاب آپ سے اور آپ کی برادری سے ہے۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ قرآن کا کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں آپ کے لیے کوئی ذاتی پیغام نہ ہو۔

کل کے ایک جز کے طور پر سمجھئے

مکمل قرآن خود اپنے اندر ایک اکائی ہے۔ اس کا ایک عالمی نظریہ ہے۔ ہدایت کا ایک مجموعی فریم ورک ہے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ یہ واحد پیغام اور فریم ورک مکمل طور پر آپ کی گرفت میں آجائے۔ پورے قرآنی فریم ورک سے الگ کوئی حصہ نہ کیجیے۔ آپ جن معنوں تک بھی پہنچیں، انھیں مطابقت کے لیے مجموعی سیاق وسباق میں رکھ کر جانچیے۔

مربوط، یک جامتن کے طور پر سمجھئے

قرآن میں اعلیٰ پیمانے کا نظم اور ربط موجود ہے۔ آپ کو یہ اندرونی ربط تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب قرآن کو اس ربط کے حوالے سے سمجھا جائے گا تب ہر حصہ اپنے مکمل تر معانی آپ پر ظاہر کرے گا۔

اپنے مکمل وجود کے ساتھ سمجھئے

قرآن کی طرف ایک منقسم (ٹکڑوں میں بٹے ہوئے) شخص کی طرح نہ جائیں، جب آپ اس کا مطالعہ کریں تو اپنی عقل یا جذبات کسی کو بھی پیچھے نہ چھوڑیں، دونوں کو ساتھ آنے دیں۔

قرآن جو بتاتا ہے، اسے سمجھئے

کبھی بھی قرآن کی طرف اس لیے نہ جائیں کہ اپنی رائے کی تائید، اپنے نقطہ نظر کی

تصدیق یا اپنے مقدمے کا ثبوت حاصل کریں۔ آپ ہمیشہ کھلے ذہن سے جائیں اور خدا کی آواز سننے اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لیے تیار ہوں۔

اسلامی ورثے سے فائدہ اٹھائیے

آپ سے پہلے افراد کا ایک سلسلہ ہے جنھوں نے قرآن کا مطالعہ کرنے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے اور قیمتی ورثہ تیار کیا ہے۔ آپ اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ایسے نتائج جو نسل بعد نسل آنے والے قیمتی ورثے سے بالکل مختلف ہوں یا نئے ہوں، ان کی اساس علمی طور پر مضبوط ہونی چاہیے۔

صرف قرآنی معیارات سے سمجھئے

قرآن پاک دوسری کتابوں کی طرح نہیں ہے۔ یہ ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی اپنی زبان اور محاورہ ہے۔ اپنا طرز، منطق اور استدلال ہے اور سب سے بڑھ کر منفرد مقصد اور اپروچ ہے۔ اس کو ایسے انسانی معیارات سے سمجھنا لا حاصل ہوگا جو قرآنی نہ ہوں۔

قرآن کو قرآن سے سمجھئے

قرآن کی بہترین تفسیر خود قرآن ہے۔ کسی لفظ، آیت یا حصے کے معانی سمجھنے کے لیے خود قرآن کے اندر دیکھئے۔

حدیث اور سیرت سے سمجھئے

رسول اللہ ﷺ کے اہم فرائض میں سے ایک فریضہ قرآن کی تشریح تھا۔ یہ تشریح آپ نے اپنے قول و عمل سے کی۔ اس لیے حدیث و سیرت کا پورا سرمایہ قرآن فہمی کا قیمتی ذریعہ ہے۔

(قرآن کا راستہ، خرم مرادؒ، اختصار کے ساتھ)

قرآن کے ساتھ سنت کو مضبوطی سے تھامیں

سنت قرآن مجید کی عملی تشریح ہے۔ قرآن مجید میں جن چیزوں کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے، انہیں کرنے کا طریقہ رسول پاک ﷺ کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ نماز، روزہ، زکات، قربانی اور حج و عمرہ وغیرہ قرآنی اعمال ہیں، اور ان کی انجام دہی کا طریقہ بطور سنت تواتر

کے ساتھ منتقل ہوتا آیا ہے۔ جس طرح قرآن محفوظ ہے اسی طرح قرآنی اعمال کے مسنون طریقے بھی محفوظ ہیں۔ ان طریقوں سے ہمارا مضبوط تعلق دراصل قرآن سے تعلق کی علامت ہے۔

حدیثوں کی قدر پہچانیں

جس طرح چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا خوب صورت عکس ہوتی ہے، اسی طرح نبی پاک ﷺ کی ساری باتیں قرآن مجید کا حسین ودل نواز عکس ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے قرآن مجید کے بہت سے بے بہا موتیوں کو اپنے خوب صورت اور بلیغ الفاظ میں ادا کیا ہے۔ قرآن مجید پر گہرائی سے غور کرنے والے اور احادیث رسول کو قرآن مجید کی روشنی میں پڑھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمام صحیح حدیثوں کا سررشتہ قرآن مجید میں ہے، اور وہ سب قرآن مجید سے ماخوذ اور مستنبط ہیں۔

قرآن مجید میں تدبر کرنے کے ذوق کو نشوونما دینے میں صحیح حدیثوں سے بہت مدد ملتی ہے، خاص طور سے اگر یہ سمجھ میں آنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ کس طرح قرآن مجید سے حکمت کی باتوں کا استنباط کیا کرتے تھے۔

قرآن کو سیکھنا ایمان کا تقاضا ہے

قرآن مجید کو سیکھنا سمجھنا اور اس پر غور وفکر کرنا ہر انسان کی ہدایت کے لیے ضروری ہے، اور ایمان لانے والے پر تو فرض ہے، قرآن مجید کو اللہ کا کلام اور اپنے نام اس کا پیغام تسلیم کرنے کے بعد پھر اسے نہیں پڑھنے اور اس پر غور نہیں کرنے کی گنجائش نہیں رہ جاتی ہے۔ جس طرح اللہ پر ایمان لاتے ہی اللہ کی بندگی فرض ہوجاتی ہے، آخرت پر ایمان لاتے ہی آخرت کی تیاری فرض ہوجاتی ہے، اور رسول پر ایمان لاتے ہی رسول کی اطاعت فرض ہوجاتی ہے، اسی طرح قرآن پر ایمان لاتے ہی قرآن پڑھنا، اسے سمجھنا اور اس پر غور کرنا فرض ہوجاتا ہے۔ اور رہی قرآن پر عمل کرنے کی بات تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت اور بندگی کرنا اور قرآن پر عمل کرنا ایک ہی بات ہے، ذرا بھی فرق نہیں ہے۔

قرآن مجید میں تدبر کیسے کریں؟

قرآن مجید میں تدبر اور غور وفکر کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے۔

قرآن مجید پر غور کرنے کے وہ سارے طریقے مفید اور مطلوب ہیں جو انسانی ذہن میں آسکتے ہیں۔

- ایک طریقہ یہ ہے کہ پورے قرآن پر ایک طرف سے غور کرتے جائیں، ہر ہر آیت کے ہر ہر لفظ پر رک کر غور کریں۔ عام طور سے تفسیریں اسی طریقے پر لکھی گئی ہیں۔
- ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پورے قرآن پر ایک طرف سے غور کرتے جائیں، لیکن الفاظ کے بجائے موضوعات پر غور کریں۔
- ایک اور طریقہ یہ ہے کہ کسی ایک سورت یا ایک آیت یا چند آیتوں پر بہت عرصے تک غور کرتے رہیں، اور وہاں موجود علم وحکمت کے موتی جمع کرنے کی کوشش کریں۔
- ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ قرآن کے کسی ایک موضوع کو لے کر پورے قرآن میں اس موضوع سے متعلق تمام تعلیمات کو جمع کرلیں۔ جیسے نکاح وطلاق سے متعلق قرآنی رہنمائی، یا بیع وشراء سے متعلق قرآنی تعلیمات۔
- ایک اور طریقہ یہ ہے کہ کسی ایک حکم یا تعلیم کے تمام تطبیقی پہلوؤں پر غور کریں، جیسے وأمرهم شورى بينهم ایک بنیادی تعلیم ہے، اس پر غور کر کے شورائیت سے متعلق ایک مکمل علم تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

بہتر شکل یہ معلوم ہوتی ہے کہ عمومی مطالعہ تو پورے قرآن کے تمام مقامات اور موضوعات پر ہوتا رہے، ساتھ ہی خصوصی طور سے کسی ایک مقام یا کسی ایک موضوع کو غور وفکر اور بحث وتحقیق کا موضوع بنالیا جائے۔

پورا قرآن سامنے نہیں رہتا ہے، تو بسا اوقات کسی ایک مقام پر آدمی وہ رائے اختیار کرلیتا ہے جو پورے قرآن سے میل نہیں کھاتی ہے۔

مکمل تعلق مطلوب ہے

- قرآن مجید سے مکمل تعلق مطلوب ہے۔
- قرآن کی تلاوت کرنا قرآن سے بہت اچھا تعلق قائم کرنا ہے، شرط یہ ہے کہ تلاوت کرتے ہوئے بندہ قرآن کے پیغام کو سمجھے اور اس پر غور کرے۔
- قرآن مجید کو حفظ کرلینا بھی قرآن سے بہت گہرا تعلق قائم کرلینا ہے، شرط یہ ہے کہ حفظ قرآن فہم قرآن کا معاون بن جائے۔ اگر سینے میں قرآن محفوظ ہو، تو قرآن کے معانی سے سینہ روشن بھی ہوتا رہے۔
- قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا قرآن سے حسین تعلق قائم کرنا ہے، شرط یہ ہے کہ تجوید کا حسن معنی ومفہوم کے حسن سے لطف اندوز ہونے میں مددگار بن جائے۔
- قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر پڑھنا قرآن سے شعوری تعلق قائم کرنے کی اچھی صورت ہے، شرط یہ ہے کہ ترجمہ وتفسیر کے ذریعہ قرآن کی آیتوں کو سمجھ لینے کے بعد ان پر تدبر اور غور وفکر بھی کیا جائے۔
- قرآن مجید سے علمی وفکری رشتہ قائم کرنا ضروری ہے، لیکن یہ رشتہ ادھورا اور غیر معتبر رہے گا اگر قرآن کے پیغام عمل سے اپنی زندگی کو سنوارا نہیں جائے۔

قرآن فہمی: روزانہ کے معمولات

- عربی زبان سیکھنے کا فیصلہ کرلیں، روز کچھ سیکھ لیں۔
- قرآن کو آیت بہ آیت ترجمے کے ساتھ پڑھنے کو اپنا روز کا معمول بنالیں۔
- روزانہ قرآن کی کسی ایک آیت پر غور وفکر کو اپنا معمول بنالیں۔
- قرآنی موضوعات کو غور وفکر، تحقیق اور گفتگو کا موضوع بنائیں۔
- درس قرآن اور اجتماعی مطالعہ قرآن کی مجلسیں آراستہ کریں اور ان میں پوری تیاری کے ساتھ شریک ہوں۔

- تفسیریں پڑھنے اور دروس قرآن سننے کا اہتمام کریں، اہم نکات کو نوٹ کرنے کا اہتمام بھی کریں۔
- تھوڑا تھوڑا قرآن حفظ کرتے رہیں اور ہمیشہ ترجمے کے ساتھ حفظ کریں۔
- قرآن فہمی کے لیے ان کتابوں کا خصوصی طور سے مطالعہ کریں جو قرآن کے کسی موضوع پر لکھی گئی ہیں، یا جنھیں قرآن کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔
- تہجد کی نماز میں جو آیت دل کو تھام لے اسے بار بار دوہرائیں اور اس پر غور کریں۔

قرآن کی تعلیم عام کریں

- چھوٹے بچوں کو قرآن کی تعلیم دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ وہ ناظرہ قرآن پڑھنا سیکھ لیں، تجوید کے قواعد سے واقف ہوجائیں، خوش الحانی کی مشق کرلیں، قرآن ترجمہ کے ساتھ پڑھنے لگیں اور بچپن ہی سے کچھ کچھ عربی بھی سیکھنے لگیں۔
- سماج کے ناخواندہ لوگوں کے لیے تعلیم بالغان کا انتظام کیا جائے اور انھیں بنیادی تعلیم اس طرح دی جائے کہ وہ قرآن ترجمے کے ساتھ پڑھنے لگیں۔
- جو لوگ ناظرہ قرآن پڑھنا نہ جانتے ہوں انھیں ناظرہ کی تعلیم دی جائے اور جو لوگ ناظرہ پڑھنا جانتے ہوں انھیں ترجمے کے ساتھ قرآن پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔
- ہر ہر گھر میں قرآن کی تعلیم کا انتظام ہو، اگر ہر خاندان کا ایک فرد باقی تمام لوگوں کو قرآن سکھانے کی ذمے داری قبول کرلے، تو پورے خاندان میں قرآن کی تعلیم عام ہوسکتی ہے۔
- مسجدوں میں بچوں، بچیوں اور مرد و خواتین سب کے لیے قرآن کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔
- مسجد میں تدبر قرآن کا حلقہ قائم کیا جائے۔ اہل علم کا مستقل درس قرآن ہو جسے سننے کے لیے مردوں کے علاوہ خواتین کا انتظام بھی رہے۔
- نئی ٹکنالوجی سے فائدہ اٹھایا جائے اور قرآن کی تعلیم دینے والے موبائل ایپس کا بھرپور استعمال کیا جائے۔
- خوش الحان قاریوں کی تلاوت سننے کے شوق کو عام کیا جائے۔ خاص طور سے ترجمے کے ساتھ۔

- قرآن کی تعلیم کے آن لائن کلاس چلائے جائیں۔ خاص طور سے قرآنی عربی سکھانے کے چلن کو عام کیا جائے۔
- قرآن کا علم رکھنے والے ممتاز علما سے استفادے کی شکلیں نکالی جائیں۔ ان سے استفادے کے لیے جدید ٹکنالوجی کو بھی بروئے کار لایا جائے۔ زوم وغیرہ کے ذریعہ طویل فاصلوں کے باوجود مختلف شخصیات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔
- قرآن مجید کی آیتوں کو موضوع گفتگو بنایا جائے۔ گھر میں بڑوں اور بچوں کے ساتھ اور گھر کے باہر دوستوں کے درمیان قرآنی موضوعات پر بات کی جائے۔ ہماری مجلسوں کا المیہ یہ ہے کہ دنیا کے ہر موضوع پر گفتگو ہوتی ہے لیکن قرآن مجید کی کوئی آیت موضوع گفتگو نہیں بنتی ہے۔
- قرآن مجید کا انداز بہت دلنشین ہے۔ مختلف قصوں اور مناظر کے ذریعہ قرآن اپنے قاری کی دلچسپی قائم رکھتا ہے۔ ہم بھی جب قرآن مجید کی باتیں پیش کریں تو دلچسپ انداز اختیار کرنے کی کوشش کریں۔
- قرآن مجید کی آیتوں کے مع ترجمہ خوب صورت طغرے گھر کی دیواروں کو زینت بخشتے ہیں اور قلب ونظر کو نور عطا کرتے ہیں۔
- بعض لوگ اپنے گھر میں یا محلے کی کسی نمایاں جگہ میں بلیک بورڈ یا وائٹ بورڈ پر قرآن کی آیتیں مع ترجمہ لکھتے ہیں۔ یہ بھی قرآن کی تعلیمات کو ذہن نشین کرانے کا اچھا اور موثر ذریعہ ہے۔
- قرآن مجید صرف مسلمانوں کی کتاب نہیں ہے، بلکہ یہ تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے ہے۔ اس لیے ایسی تدبیریں اختیار کرنا ضروری ہے، جن سے غیر مسلم قرآن سے مانوس ہوں اور اسے اپنے رب کا پیغام سمجھ کر پڑھیں۔ غیر مسلم قرآن سیکھنے اور سمجھنے کی طرف راغب ہوں، اس کے لیے خصوصی کوششیں کی جائیں۔ قرآن کی بہترین تعلیمات انھیں بتائی جائیں اور قرآنی تعلیمات پر مشتمل کتابیں انھیں مطالعہ کے لیے دی جائیں۔ انھیں یہ بتایا جائے کہ قرآن سب کے لیے ہے۔

درس ومطالعہ کے لیے منتخب آیات

آیات	عنوان	
سورۃ الاخلاص	حقیقت توحید	۱-
سورۃ العصر	دین کا خلاصہ	۲-
سورۃ الحجرات: ۱۴-۱۵	ایمان	۳-
سورۃ الإسراء: ۸۲-۸۹	قرآن	۴-
سورۃ الإسراء: ۷۸-۷۹	نماز	۵-
سورۃ البقرۃ: ۲۶۱-۲۶۴	زکات وانفاق	۶-
سورۃ البقرۃ: ۱۸۳-۱۸۶	روزہ	۷-
سورۃ البقرۃ: ۱۹۷-۲۰۳	حج	۸-
سورۃ الأحزاب: ۳۵	تزکیہ نفس	۹-
سورۃ بنی إسرائیل: ۲۲-۳۹	بنیادی تعلیمات	۱۰-
سورۃ الحجرات: ۱۰-۱۳	تعلقات کی حفاظت	۱۱-
سورۃ الفرقان: ۶۳-۷۷	اللہ کے پسندیدہ بندے	۱۲-
سورۃ النحل: ۱۲۵	دعوت کا طریقہ	۱۳-
سورۃ حم السجدۃ: ۳۳-۳۶	داعی کا کردار	۱۴-
سورۃ البقرۃ: ۱۶۴	کائنات کی نشانیاں	۱۵-
سورۃ الحج: ۵	تخلیق کی نشانیاں	۱۶-
سورۃ آل عمران: ۱۰۲-۱۱۰	امت کا فرض منصبی	۱۷-
سورۃ المطففین: ۲۸-۱	دوانجام	۱۸-
سورۃ البقرۃ: ۲۸۴-۲۸۶	مومن کی فکرمندی	۱۹-

۲۰- احتساب	سورۃ البقرۃ:۴۰-۴۸
۲۱- فائدے میں رہنے والے کون؟	سورۃ المومنون:۵۱-۶۱
۲۲- جنت کے وارث کون؟	سورۃ المومنون۱-۱۱
۲۳- سود کی حرمت	سورۃ البقرۃ:۲۷۵-۲۸۱
۲۴- طلاق کے احکام	سورۃ البقرۃ:۲۲۸-۲۳۲
۲۵- شراب اور جوے کی حرمت	سورۃ المائدۃ:۹۰-۹۳
۲۶- قتل نفس کی حرمت	سورۃ المائدۃ:۳۲-۳۴
۲۷- دنیا کی حقیقت اور جنت کی طلب	سورۃ الحدید:۲۰-۲۱
۲۸- حسن سلوک	سورۃ النساء:۳۶-۳۷
۲۹- اولاد کی ایمانی تربیت	سورۃ لقمان:۱۲-۱۹
۳۰ ایمان پر مبنی تعلقات	سورۃ الحشر:۱۰-۸
۳۱- توبہ اور مغفرت	سورۃ الزمر:۵۳-۶۲
۳۲- غور وفکر خشیت الٰہی	سورۃ آل عمران:۱۹۰-۱۹۵
۳۳- کامیاب لوگوں کی صفات	سورۃ التوبۃ:۱۱۱-۱۱۲
۳۴- اقامت دین اور دعوت دین	سورۃ الشوریٰ:۱۳-۱۵
۳۵- دل کا تزکیہ	سورۃ الحدید:۱۶-۱۷

مفید معلومات

قرآن مجید کے مشہور اردو ترجمے

- شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ
- مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ
- مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ
- مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ
- مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ

قرآن مجید کی مشہور اردو تفاسیر

- تفہیم القرآن، مولانا ابو الاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ
- معارف القرآن، مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
- تدبر قرآن، مولانا امین احسن اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ
- فی ظلال القرآن، سید قطب رحمۃ اللہ علیہ (اردو ترجمہ)

تجوید اور عربی سیکھنے کی سائٹس اور ایپس

تادیب القرآن

الف سینٹرل

مدینہ بک، یوٹیوب کورس

ترجمہ و تفسیر قرآن کی سائٹس اور ایپس

لرن قرآن، اینڈرائڈ

اسلام ون، اینڈرائڈ

اسلام ۳۶۰، ایپل

اسلام ۳۶۰، اینڈرائڈ ایپ

تفسیر ون، اینڈرائڈ

قرآن و حدیث ڈاٹ کام

مسلم پرو، ایپل

مسلم پرو، اینڈرائڈ

9766805294